السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید تقریبا تین سال سے رنگوں رہتا تھا چاپانیوں کے حملے کے سلسلے میں جس وقت بھگدڑ شروع ہوئی زید بھی اسی آدمیوں کے ساتھ آرہا تھا۔اس کے قافلہ والوں کا بیان یہ ہے چند آدمیوں کو راستہ میں ہیضہ ہوگیا ان چند آدمیوں میں زید بھی تھا۔قافلہ والوں نے زید کو ہیضہ کی حالت میں مردہ سمجھ کر چھوڑدیا۔غالب گمان یہ ہے کہ زید مرگیا ہوگا ڈیڑھ برس سے زید کا پتہ نہیں ہے زید کی بیوی ہے اور ایک لڑکا اور دو لڑکی ہیں بیوی نے اتنے دن انتظار کیا لیکن اب تک زید کا نہ کوئی خط آیا اور نہ کچھ پتہ چلا۔اسی درمیان میں زید کی بیوی کا تعلق ایک شخص سے ہوگیا۔اب وہ اس شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے ایسی حالت میں زید کی بیوی کا نکاح اس شخص سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مفقود الخبر کے متعلق قرآن مجید اور احادیث میں کوئی حکم منصوص نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کلیۃ اہل علم کے اجتہاد سے ہے اس لیے کہ صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کی آراء اس مسئلہ میں مختلف ہیں۔فقہا مالکیہ نے مفقود کے تمام صورتوں اور اقسام کے احکام اور ان کے شرائط بالتفصیل ذکر کئے ہیں : کمافی مقدمات ابن رشد وشرح الدردیر والبدایۃ وغیرہا من کتب المالکیۃ.

مفقود الخبر کے بارے میں مالکی کے شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ اجراء احکام میں نافذ الزوج عورت کی عمر اور اس کے ماحول اور اس مدت کا مناسب لحاظ کرنا بھی ضروری ہوگا جس کو حالت انتظار میں گزارنے کے بعد اس نے قاضی کی طرف رجوع کیا ہو۔

صورت مسئولہ میں اگر قافلہ والے جنہوں نے زید کے ہیضہ میں مبتلا ہونے کی خبر دیدی اگر ثقہ و معتبر ہیں تو چوں کہ زید کی موت کا گمان غالب ہے اس لیے اس کی موت کا حکم لگاتے ہوئے عورت کو وفات کی عدت (چار ماہ دس یوم) گزارنے کا حکم دیا جائے وفات کی عدت گزارے نے کے بعد اس کو اختیار ہوگا کہ اس کے ولی کے ذریعہ جس مسلمان سے چاہے نکاح کرلے ہکذا یظہر من کتب المالکیۃ علی ما فہمت من بعض تفاریعہم.

صورت مسؤلہ میں اس لیے بھی چار برس کی طویل مدت انتظار کرنے کی ضرورت نہیں کہ عورت کے بتلائے معصیت ہونے کا خوف ہی نہیں ہے۔بلکہ وہ تو معصیت میں بتلا ہوچکی ہے اور اسلامی نظام حکومت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی مادی طاقت اس کو اس معصیت سے مانع نہیں ہے۔پس اس کے اخلاق کی حفاظت کے مدنظر مدت انتظار میں تطویل باشبہ خلافت مصحلت ہے ان ضرب الاجل لامراۃ المفقود انما ہو اذا دامت نفقتہا من مالہ ولم تخش العنت والا فلہا التطلیق لعدم النفقۃ او لخوف الزنا کذا حاشیہ العدوی علی الرسالۃ والصاوی علی اقرب المسالک وشرحہ للدردیر .

مفقود الخبر کی بیوی اس کے نکاح سے الگ ہونے میں خود مختار نہیں ہے۔اس کے لیے اسلامی حکومت کے مسلمان قاضی کی قضا اور فیصلہ شرط ہے لیکن قاضی اسلام تو ہے نہیں۔اس لیے موجودہ حکومت کے مسلمان حاکم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اگر مسلمان حاکم نہ ہو تو دین دار مسلمانوں کی ایک جماعت (جس میں کم از کم تین شخص ہوں اور کسی عالم کی رہنمائی میں مقدمہ فیصلہ کریں) کی پنچایت میں معاملہ پیش کرنا چاہیے پنچایت کا فیصلہ قضاء قاضی کے حکم میں ہوگا۔پس صورت مسؤلہ میں عورت کو چاہیے کہ عدالت کی طرف رجوع کرے یا دین دار مسلمانوں کی پنچایت میں اپنا معاملہ پیش کرے پنچایت تحقیق کرکے اس کے شوہر وفات کا حکم لگائے اور اس کو عدت وفات گزارنے کا حکم دے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 285

محدث فتویٰ